ہانک دیا ہے۔ اس لیے محدثات اور بدعات کی جے ہونے لگی ہے۔

غور فرمائیے! سب سے بڑے صوبے کی کابینہ جب تشکیل پاگئی تو اس نے خدا اور خدا کے گھر کے بجائے سیدھا مریں اور سنہری مزاروں کا رخ کیا اور بالکل یوں کہ جیسے اس سفر میں ان کو مسجد کوئی پڑی ہے نہ ہی سچا خدا، ان کی یہ کیفیت دیکھ کر دل میں خیال آتا ہے کہ کیا واقعی ان کا سچا خدا کوئی نہیں - جو ان کی راہ دیکھ رہا ہو یا اس کے پاس جاکر ان کو اپنے شب و روز کی جوابدہی سے پالا پڑنے کا کچھ احساس ہو۔ ہم صدر ضیاء الحق سے پوچھتے ہیں کہ کیا یہ وہ ہیرے ہیں جن سے آپ نے "حکومتِ الٰہیہ کی توقعات باندھ رکھی ہیں۔ آپ کا کیا خیال ہے کہ خدا کو اپنی توحید کی اتنی بھی غیرت نہیں ہے جتنی آپ کو اپنے اقتدار کے نعرہ "انا ولا غیری کی ہے اگر جناب کے حلقۂ اقتدار کا کوئی باسی آپ کے کسی مدِمقابل کی طرف رخ کرے تو پوری حکومت چیں بجبیں ہو جاتی ہے آپ کیا سمجھتے ہیں کہ خدا کے معاملہ میں آپ اور آپ کے کارندوں نے "جو غیر ذمہ داری کا ثبوت دیا، خدا اس کا نوٹس نہیں لے گا؟

لاہور ۳ مئی (ایوانِ وقت رپورٹ) اسلامی یونیورسٹی ریاض کے چانسلر ڈاکٹر شیخ عبداللہ عبدالمحسن الترکی نے کہا ہے کہ تمام عرب ممالک ایران عراق جنگ پر رنجیدہ ہیں کہ اس جنگ سے مسلمانوں کی بے پناہ توانائیاں اور قوت ضائع ہو رہی ہے اگر یہی قوت و وقت ہر دو ممالک اپنے اور عالمِ اسلام کے مشترکہ دشمنوں کے خلاف استعمال کرتے تو کسی قدر بہتر نتائج برآمد ہوتے۔ وہ آج ایوانِ وقت کے لیے خصوصی گفتگو کر رہے تھے انہوں نے کہا کہ آج عالمِ اسلام کا جسم زخموں سے چور چور ہے۔ کہ ایک طرف افغانستان میں روس نے ظلم و ستم کا بازار گرم کر رکھا ہے اور دوسری طرف اسرائیل نے ہمارے سینے پر اپنے خونی پنجے گاڑ رکھے ہیں۔ ایسے حالات میں آپس میں دست و گریبان ہونے کی بجائے اپنے مشترکہ دشمن کی طرف توجہ دینے کی ضرورت تھی۔ انہوں نے ایک سوال میں بتایا کہ عرب ممالک عراق کا ساتھ عربی اور عجمی کی بنیاد پر نہیں بلکہ اس وجہ سے دے رہے ہیں کہ عراق بین الاقوامی اور بین الاسلامی تنظیموں اور رائے عامہ کی قراردادوں کو تسلیم کرتے ہیں اور کئی مرتبہ جنگ کے خاتمہ پر رضامند ہو چکا ہے۔ جب کہ دوسری طرف ایران کسی بھی تنظیم کی بات کو تسلیم ہی نہیں کرتا ہے۔ حالانکہ خدا اور رسولؐ کا اس معاملہ میں واضح حکم ہے۔ کہ جب مخالف فریق صلح پر آمادگی کا اظہار کرے تو صلح کر لو۔ انہوں نے کہا کہ یہ بہت خوشی کی بات ہے کہ پاکستان کے علماء، عوام اور حکومت اسلامی نظام کے لیے کوشاں ہیں۔ اللہ تعالےٰ پاکستان کو جلد از جلد اسلامی نظام کی برکتوں سے نوازے۔ حدود آرڈیننس کے بارے میں کئے گئے ایک سوال کے جواب میں اسلامی یونیورسٹی کے چانسلر نے کہا کہ ان تعزیرات میں سختی، ظلم نہیں ہے بلکہ اسے تو

ظلم اور تشدد کو روکنے کے لیے تجویز کیا تھا۔ کہ اسلام کسی فرد کو یہ ہرگز اجازت نہیں دیتا کہ وہ کسی شخص کو نقصان پہنچائے۔ انہوں نے کہا مسلمانوں پر نافذ کئے گئے قوانین کو غیر مسلموں پر لاگو کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ کہ ان پر اگر دوسرے غیر ملکی قوانین کا نفاذ ہوتا ہے تو ا نکے نفاذ میں کیا حرج ہے البتہ اسلامی نظام میں انہیں ایسے مذہبی اعتقادات اور رسومات کو ادا کرنے کی پوری پوری آزادی ملنا چاہیے کسی فرد کے معاشی حالات خراب ہونے کی صورت میں چوری پر سزا دینے کے بارے میں شیخ عبداللہ عبدالمحسن نے کہا۔ حدود کے نفاذ کے موقع پر کسی کو غنا اور فقر کی بنیاد پر نہیں دیکھا جاتا بلکہ حالات دیکھے جاتے ہیں اگر واقعتاً کوئی شخص اپنی بھوک مٹانے کی غرض سے چوری کا ارتکاب کرتے ہیں تو اس سلسلہ میں علماء سے رجوع کرنا چاہیے پاکستان میں اسلامی نظام تعلیم کی کوشش کو سراہتے ہوئے انہوں نے کہا کہ سعودی عرب اس سلسلہ میں ہر ممکن تعاون کرنے کے لیے تیار ہے۔ (روزنامہ جنگ)

ڈاکٹر موصوف نے جن امور پر روشنی ڈالی ہے وہ نہایت معنی خیز بھی ہے اور حقائق کی غماز بھی، کافی عرصہ سے ایران عراق جنگ کے سلسلے میں سعودی عرب کی پالیسی پر نکتہ چینی جاری تھی کہ اس نے عراق کی حمایت صرف اس کے عرب ملک ہونے کی بنا پر کی ہے، ڈاکٹر موصوف نے اس کی جو توضیح کی ہے اس کے بعد اس بدگمانی کی گنجائش باقی نہیں رہنی چاہیے۔ قرآن مجید نے دو مسلمان بھائیوں کی باہمی آویزش کو ختم کرنے کے لیے بھی یہی فرمایا ہے۔ کہ ان کے مابین مصالحت کی کوشش کی جائے جو فریق یہ راہ اختیار نہ کرے اس کے خلاف مزاحمت کی جائے تاکہ دباؤ کے ذریعے وہ راہ پہ آ جائے۔

ڈاکٹر موصوف کا یہ ارشاد کہ:۔ اس جنگ سے مسلمانوں کی بے پناہ توانائیاں اور قوت ضائع ہو رہی ہے اگر یہی قوت اور وقت ہر دو ممالک اپنے اور عالم اسلام کے مشترکہ دشمنوں، کے خلاف کرتے تو کس قدر بہتر نتائج برآمد ہوتے وہ مسلمانوں کی دل کی آواز ہے۔ کاش! ہر بندۂ مومن کے احساسات ایسے ہی ہوتے! ہم پورے وثوق کے ساتھ کہتے ہیں کہ عالم اسلام کے جمہور اور عوام یقیناً اسی غیرت اور ملی وحدت کے نشے سے سرشار ہیں، ان کے راستہ میں ہر اسلامی ملک کی دنیا دار قیادت حائل ہے کیونکہ اگر عالم اسلام کی وحدت مشہود ہوتی ہے تو اس میں نا اہل قیادت اپنے لیے سیاسی نوعیت کے خطرات محسوس کرتی ہے اگر ملت اسلامیہ ان کا مناسب علاج سوچ لے تو مسلمان ممالک کے مابین توافق اور اتحاد کے راستہ میں اور کوئی رکاوٹ باقی نہ رہے۔